PAANK

ماہانہ رپورٹ

اگست 2023

جبری گمشدگیاں: 64

بازیابی: 24

ماورائے عدالت ریاستی قتل: 3

PAANK

ماہ اگست میں انسانی حقوق کی صورتحال کا اجمالی جائزہ

اہم موضوعات

•اعداد و شمار 64 :جبری گمشدہ ، 24 تشدد بعد رہا، توہین رسالت کے جھوٹے الزام پر ٹیچر کا قتل، مغربی بلوچستان میں مہاجرین میاں بیوی اور جھل مگسی میں سماجی کارکن قتل ، شال سے زیرحراست شخص کی لاش برآمد

•توہین رسالت کا جھوٹا الزام ٹیچر عبدالرؤف قتل اور ریاستی پشت پناہی میں مذہبی جھتے

•انسانی حقوق کی سرگرم کارکن رخسانہ) ھانی بلوچ (اور ان کے شوہر سمیر بلوچ کا بہیمانہ قتل اور اس کے محرکات

•کسان امداد جویو کا قتل ، ناانصافیوں کے طویل سائے برقرار

•شال سے نورخاتون اور ان کے دو کمسن بچوں کی حراست بعد جبری گمشدگی

•جبری لاپتہ غلام فاروق کا حراستی قتل

•ایمان مزاری کو مقدمات میں الجھانے کی سازش

•اعداد و شمار 64 :جبری گمشدہ ، 24 تشدد بعد رہا، توہین رسالت کے جھوٹے الزام پر ٹیچر کا قتل، مغربی بلوچستان میں مہاجرین میاں بیوی اور جھل مگسی میں کسان قتل ، شال سے زیرحراست شخص کی لاش برآمد

پاکستانی فوج نے اگست 2023 میں 64 افراد ماورائے عدالت گرفتاری کے بعد جبری لاپتہ کیا جو کہ گذشتہ مہینے جبری گمشدہ کیے گئے افراد کی تعداد سے زیادہ ہے۔گذشتہ مہینے 57 افراد جبری لاپتہ کیے گئے تھے۔ادارہ پانک نے جولائی 2023 کو جبری گمشدگیوں کے حوالے سے سال کا سب سے بدترین مہینہ قرار دیا تھا لیکن اب اگست 2023کی اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ اگست 2023 کا مہینہ جبری گمشدگیوں کے حوالے سے اب تک سال کا بدترین مہینہ ہے۔ یہ اعداد و شمار واضح کرتے ہیں کہ حالات دن بدن خراب تر ہوتے جا رہے ہیں اور پاکستان کے فوجی حکام اور ریاستی پالیسوں میں جبری گمشدگیوں کے خاتمے کے اشارے تک نظر نہیں آتے۔ہمیں خدشہ ہے کہ آنے والے دنوں میں انسانیت کے خلاف اس جرائم میں اضافہ ہوگا۔

24افراد کو ماورائے عدالت گرفتاری اور جبری گمشدہ رکھنے کے بعد ان کی جرم کی وضاحت کے بغیر تشدد کرکے رہا کردیا گیا۔

یہاں قابل ذکر ہے کہ ذرائع اس خدشات کا اظہار کر رہے ہیں کہ شدید معاشی دباؤ اور بیرونی سرمایہ کاروں بالخصوص چین کی دلچسپی کی وجہ سے پاکستان بلوچستان کے وسائل کی لوٹ مار میں نئے شراکتدار کی تلاش میں ہے۔ جس کے لیے اسے بلوچستان کی سیاست میں ممکنہ مخالف یا مزاحمتی قوتوں کو کمزور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بغیر کسی رکاوٹ کے بلوچستان کے وسائل ملٹی نیشنل کمپنیوں اور چین کی شراکت سے لوٹے جائیں۔چین بلوچ قومی تحریک کو کچلنے اور سیاسی قوتوں کو قابو کرنے کے لیے سخت دباؤ دے رہا ہے جس سے آنے والے دنوں میں انسانی حقوق کی صورتحال کی گھمبیر ہونے کا خدشہ ہے۔

مکران ڈویژن جو کہ چین ، پاکستن اقتصادی راہداری پروجیکٹ) سی پیک (کے لیے سب سے اہم ہے پاکستانی فوج کی کارروائیوں کا مرکزی ہدف رہا ہے، یہاں جبری گمشدگی کے 22 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔

ضلع کیچ کی تحصیل تمپ کے مختلف علاقے ھیرآباد، ھوت آباد، بالیچہ اور ناصر آباد پر پاکستانی فوج نے متعدد بار فوج کشی کی ، لوگوں کو حراست میں لے کر تشدد کرکے رہا کیا ، ان گرفتار افراد کی تعداد پانک کی ماہانہ رپورٹ میں شامل نہیں۔

غلام فاروق ولد محمد وارث ، جنھیں 27 اکتوبر2022 کو مستونگ سے جبری لاپتہ کیا گیا تھا ، کی لاش 31 اگست 2023 کو کلی قمبرانی روڈ پر انگور کے باغ سے برآمد ہوئی۔

گذشتہ مہینے کیچ کے مرکزی شہر تربت میں لینگویج ٹیچر عبدالرؤف برکت کو توہین رسالت کے جھوٹے الزام میں قتل کر دیا گیا، نصیر آباد میں بااثر افراد نے کسان امداد جویو کو قتل کر دیا ، پھرہ) ایرانشہر (اور مغربی بلوچستان میں مہاجرت کی زندگی گزارنے والے' سمیر اور رخسانہ) ھانی بلوچ'(کے اغواء اور قتل کرکے لاشیں جلانے کے واقعات بلوچستان میں انسانی حقوق کے نمایاں واقعات میں سے ہیں جنھوں نے بلوچ سماج میں عدم تحفظ کے احساس کو بڑھاوا دیا۔

علاوہ ازیں انسانی حقوق کی کارکن اور بلوچوں کی جبری گمشدگی پر پرزور آواز اٹھانے والی بلوچ خاتون وکیل ایمان مزاری کی گرفتاری اور انھیں پاکستانی فوج کی طرف سے انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنانا بھی بلوچ حقوق کی آواز کو دبانے کی کوشش ہے جس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔

پانک کی اگست 2023 کی رپورٹ میں ان اہم واقعات کی تفصیل الگ سے شامل کی جا رہی ہے تاکہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے یہ اہم واقعات کا رکارڈ کا حصہ ہوں۔

- **توہین رسالت کا جھوٹا الزام ٹیچر عبدالرؤف قتل اور ریاستی پشت پناہی میں مذہبی جھتے**

5اگست 2023 کو ضلع کیچ کی تحصیل دشت کے رہائشی عبدالرؤف ولد برکت کو اس وقت تربت میں ملک آباد کے مقام پر گھات لگا کر فائرنگ کرکے قتل کر دیا گیا جب وہ اپنے دوستوں کے ہمراہ مقامی علماء کے پاس اپنے اوپر لگائے گئے توہین رسالت کے جھوٹے الزام کی وضاحت کرنے جا رہے تھے۔

18سالہ عبدالرؤف برکت 12 ویں کلاس کا امتحان دے کر نتائج کا انتظار کر رہے تھے ۔ ان کو مالی مشکلات کا سامنا تھا اس لیے اپنے اور اپنے چھوٹے بھائی کے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لیے ایک لینگویج سینٹر میں بچوں میں انگلش پڑھاتے تھے جہاں ان پر توہین مذہب کا الزام لگا۔ عبدالرؤف بلوچی زبان میں شاعری بھی کرتے تھے اور اپنے حلقہ احباب میں قوم دوستانہ خیالات کا اظہار کرنے میں بیباک تھے۔ان کے ایک بھائی' سمیر بلوچ 'بلوچ تحریک آزادی کی ایک مسلح تنظیم سے وابستہ تھے ، جنھیں اس واقعے کے بعد ان کی بیوی ھانی گل سمیت اغواء کرکے قتل کیا گیا۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے ان کو عبدالرؤف کے قتل پر علماء کے مخصوص ٹولے کے خلاف سوشل میڈیا پر تنقید کرنے پر قتل کیا گیا۔

پولیس نے اس قتل پر ان ملزمان کو شامل تفشیش کرنے سے گریز کیا جن پر اس قتل کی سازش میں کلیدی کردار ادا کرنے کا الزام ہے۔ جن میں مفتی شاہ میر بھی شامل ہے جو پاکستانی فوج کے ماتحت ڈیتھ اسکواڈ چلاتا ہے۔ مفتی شاہ میر کا والد عزیز بزنجو اور اس کے بھائی میران وغیرہ بھی علاقے میں بلوچ مخالف مسلح گروہ چلاتے ہیں ، ان افراد کے مسلح گروہ سے تعلق کے کافی تصویری شواہد موجود ہیں۔اس کے باوجود عبدالرؤف کے قتل یا ان کے دیگر مجرمانہ سرگرمیوں پر حکام ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی سے گریزاں ہیں۔

مفتی شاہ میر اپنا اثر و رسوخ بڑھاتے ہوئے علاقے میں مذہبی منافرت پھیلانے کلیدی کردار ادا کر رہا ہے اور ان مذہبی ذہنیت کے لوگوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے جو اپنے عقائد سے متفق نہ ہونے والے افراد کے خلاف کھلم کھلا متعصب بیانیہ رکھتے ہیں۔کیچ سے شکایات ہیں کہ وہاں مسجد کے منبر و محراب کو مذہبی منافرت پھیلانے کے لیے ہوا دیا جا رہا ہے۔

توہین مذہب کے نام پر عبدالرؤف برکت کے قتل پر سول سوسائٹی ، سیاسی جماعتوں سمیت معتدل مذہبی شخصیات نے بھی اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔بلوچ اپنے سیکولر اقدار پر فخر کرتے ہیں جب کہ بلوچستان میں پاکستانی فوج کی ایما پر مذہبی رجحانات کو بڑھاوایا دیا جا رہا ہے جس سے نوجوانوں کی کثیر تعداد مذہبی شدت پسندی کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ حالیہ دنوں بلوچستان میں تحریک طالبان پاکستان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں بھی اشارہ دی رہی ہیں کہ بلوچستان میں مذہبی شدت پسندی کو جان بوجھ کر پھیلنے دیا جا رہا ہے تاکہ نوجوانوں کا رخ بلوچ تحریک سے موڑا جاسکے۔

شاہ میر جو ایک ہی خاندان کے افراد کے تہرے قتل میں نامزد ہے پاکستان کی طاقتور فوج کی پشت پناہی پر اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔مفتی شاہ میر پر گذشتہ سال اگست کے مہینے بھی سنگین الزامات عائد کیے گئے تھے۔کپکار بل نگور ، تحصیل دشت ضلع کیچ میں ان کی مذہب کی آڑ میں دہشت پسندانہ سرگرمیوں پر ریڈیو زرمبش نے تفصیلی رپورٹ جاری کی تھی۔

مفتی شاہ میر نے مذہبی کارڈ کو استعمال کرتے ہوئے جہادی سوچ رکھنے والے لوگوں کا جھتہ بنا رکھا ہے جسے پاکستانی فوج کی مکمل سرپرستی حاصل ہے۔مفتی شاہ میر کے باپ عزیز بزنجو کی نیشنل پارٹی سے بھی وابستگی ہے۔ماضی میں اس خاندان کا دائرہ اثر پیدراک تک محدود تھا لیکن اب تربت اور کیچ کے دیگر علاقوں میں بھی مفتی شاہ میر اثر و رسوخ پیدا کر چکا ہے۔

جون 2019 کو بشمول مفتی شاہ میر عزیز 8 افراد کے ایک گروہ نے' علماء وصلحاء کمیٹی کیچ' کے نام سے ایک نام نہاد مذہبی تنظیم کی بنیاد رکھی جس کا کوارڈینیٹر مفتی شاہ میر بن گیا۔مفتی شاہ میر اس تنظیم کے نام پر سیاسی بیانات بھی دیتا ہے اور انتظامیہ سے ملاقات بھی کرتا ہے۔

درون خانہ انتظامیہ سمجھتی ہے کہ اس گروہ کا مقصد مساجد پر قبضہ کرنا اور مساجد کے نام پر زمینیں حاصل کرکے وہاں اپنے لیے ٹھکانے بنانا ہے۔

اس کے علاوہ مفتی شاہ میرعزیز کا بلوچی بیان کے نام سے ایک ویب سائٹ بھی ہے۔گلوکاروں کے گانوں پر کفریہ فتوے لگانے کے لیے بھی مفتی شاہ میر عزیز شہرت رکھتا ہے۔

ذیل میں ان افراد کی فہرست ہے جن کے قتل کا الزام مفتی شاہ میر عزیز پر ہے:

1۔ داد بخش سکنہ شادی کور(یکم اکتوبر 2015 کو قتل کیے گئے۔)

2۔ ماسٹر مقبول ولد میار ، اسکول ٹیچر اور بلوچ نیشنل موومنٹ کے ممبر۔

3۔ غوث بخش سکنہ جمک) مقامی ٹرانسپورٹر(

4۔ واھگ ولد خدا داد

5۔ پولات سکنہ شادی کور

6۔ باھوٹ ولد پیر محمد سکنہ کلگ(23 ستمبر 2014 کو قتل کیے گئے۔)

7۔ ولی محمد ولد شکاری یوسف سکنہ سولانی

8۔ واحد ولد سوالی سکنہ درمکول

9۔ فیضل ولد فضل سکنہ درمکول

10۔ حسن ولد ظہور سکنہ پیدراک

11۔ وقار ولد منظور سکنہ پیدراک

12۔ شجاعت ولد نعمت اللہ سکنہ درمکول

13۔ خدابخش ولد پلان سکنہ پیدراک

14۔ جاوید ولد پیربخش سکنہ درمکول

15۔ عبدالرؤف برکت (توہین مذہب کے جھوٹے الزام کے بعد قتل کروایا۔)

16۔ ھانی گل(رخسانہ) ، انسانی حقوق کی سرگرم کارکن اور عبدالرؤف کی بھابی

17۔ سمیر بلوچ ولد عبدالرؤف ، انسانی حقوق کی کارکن ھانی گل کے شوہر اور عبدالرؤف کے بھائی

آخرالذکر تینوں افراد کو مذہبی جذبات کے تحت قتل کیا گیا ، ھانی گل اور سمیر بلوچ مغربی بلوچستان مہاجرت کی زندگی گزار رہے تھے جنھیں عبدالرؤف کے قتل کے بعد مفتی شاہ میر کے خلاف بیانات دینے کے بعد اغواء کے بعد قتل کردیا گیا۔ شبہ ہے اس کے پیچھے مفتی شاہ میر تھا جو علاقے میں مذہبی انتہاء پسندوں میں اثر رکھتا ہے۔

پانک کو مفتی شاہ میر کی سرگرمیوں اور بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ پر تشویش ہے۔ ان پر لگائے گئے الزامات کی تحقیق اور ان کے خلاف فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔اگر اعناصر کو بلوچستان میں پھلنے پھولنے کی یونہی آزادی حاصل رہی تو یہ خطہ مزید انسانی بحران کی آگ میں جلتا رہے گا اور عام لوگوں کے لیے صورتحال بدترین ہوگی۔

•انسانی حقوق کی سرگرم کارکن رخسانہ) ھانی بلوچ (اور ان کے شوہر سمیر بلوچ کا بہیمانہ قتل اور اس کے محرکات

9اگست ، یعنی تربت میں عبدالرؤف برکت کے قتل کے چار دن بعد ان کے بھائی سمیر اور ان کی بیوی ھانی گل (رخسانہ) کو اغواء کیا گیا۔دونوں ایرانی بلوچستان کے شہر پھرہ (ایرانشہر) کے محلہ محمد آباد میں کرایے کے گھر میں مقیم تھے۔مشرقی بلوچستان کے حالات کی وجہ سے سمیر گذشتہ کئی سال سے وہاں مقیم تھے۔ ھانی گل بلوچستان میں انسانی حقوق کی سرگرم کارکن ، جبری لاپتہ نسیم کی منگیتر اور پاکستانی ٹارچر سیلز میں جبری گمشدگی کی متاثرہ تھیں۔وہ سمیر سے شادی کے بعد مغربی بلوچستان منتقل ہوئیں اور انسانی حقوق کی احتجاجی سرگرمیوں سے مختصر مدت کے لیے دور رہیں لیکن اس کے باوجود وہ سوشل میڈیا پر انسانی حقوق کے لیے اپنا موقف بیان کرتی رہیں۔
عبدالرؤف کے قتل کے بعد بھی انھوں نے اس مسئلے پر آواز اٹھایا تھا۔ شبہ ہے کہ ان کے سخت بیانات مفتی شاہ میر کی طیش کی وجہ بنی جس نے اپنے ذرائع استعمال کرتے ہوئے دونوں میاں بیوی کو قتل کروادیا۔

تشدد اور قتل کے بعد ھانی گل اور سمیر کی میت جلا دیئے گئے تھے، اس وقت ھانی گل حاملہ تھیں۔ 23اگست کو مغربی بلوچستان کے علاقے سراوان میں دونوں کی لاشیں ملنے کے بعد بلوچستان میں کہرام کی کیفیت مچ گئی۔یہ گذشتہ ماہ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں میں سرفہرست واقعہ تھا جس نے بلوچ مہاجرین کی غیر محفوظ زندگیوں کے مسائل کی سنگینی کو اجاگر کیا۔

اس سے قبل بھی پاکستانی فورسز اور انٹلی جنس ایجنسیوں پر اپنے مخالفین کو بیرون ملک قتل کروانے کے سنگین الزامات ہیں۔بی این ایم کی رہنماء اور بی ایس او آزاد کی سابقہ چیئرپرسن شہید بانک کریمہ اور معروف بلوچ صحافی ساجد حسین ، ان شخصیات میں شامل ہیں جنھیں بیرون ملک قتل کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ہمسایہ ممالک ایران اور افغانستان میں بھی پاکستانی فوج نے کئی بلوچ مہاجرین کو قتل کروایا جن کی فہرست درجنوں میں بنتی ہے۔

پانک ، اس واقعے سے قبل اور اپنی گذشتہ رپورٹ میں بھی ایران اور افغانستان میں بلوچ مہاجرین کی حالات پر توجہ دلا چکا ہے۔افغانستان میں بلوچ مہاجرین کو گذشتہ حکومت میں ملکی اور بین الاقوامی اداروں کا تحفظ حاصل تھا ، ہم سمجھتے ہیں وہاں مقیم پرامن مہاجرین کو افغانستان کی موجودہ حکومت بھی تحفظ فراہم کرے اور بین الاقوامی اداروں تک ان کی رسائی آسان بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

ایران میں قبل ازیں بھی بلوچ مہاجرین کو قتل کیا جاتا رہا ہے ، جہاں انھیں کسی بھی قسم کی سرکاری و قانونی سرپرستی حاصل نہیں۔قانونی تحفظ حاصل نہ ہونے کی وجہ سے اکثر وبیشتر بلوچ مہاجرین وہاں قیام کے قانونی دستاویزات نہ ہونے کی وجہ سے مقامی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ہاتھوں گرفتاری کا سامنا کرتے ہیں۔ تعلیم اور صحت جیسی بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہیں۔ہم ایرانی حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس معاملے میں انسانیت کو فوقیت دے اور بلوچ مہاجرین کو تحفظ فراہم کرے۔

ھانی گل اور سمیر کے قتل کے واقعے نے اس معاملے کی سنگین نوعیت کو آشکار کیا ہے۔مغربی بلوچستان میں پاکستان فوج کے ایجنٹ منظم اور طاقتور ہیں۔اسی طرح مفتی شاہ میر جیسے شخصیات بھی اپنے اہداف حاصل کرنے کے لیے ان عناصر کو استعمال کرسکتے ہیں جو پاکستان کی سہولتکاری کر رہے ہیں۔پاکستان پرامن بلوچ مہاجرین کی ایران اور افغانستان میں موجودگی سے خوش نہیں جو وہاں پاکستانی فوج کے تشدد اور آبادیوں پر مسلسل یلغار کی وجہ سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے تھے۔

مکران میں سی پیک روٹ پر درجنوں گاؤں طاقت کے زور پر خالی کروائے گئے ، جن میں سے بیشتر لوگوں نے شہروں کی طرف نقل مکانی کی۔جب وہاں بھی لوگوں کو مسلسل پاکستانی فوج کے جبر کا سامنا کرنا پڑا تو بڑی تعداد میں بلوچ افغانستان اور مغربی بلوچستان ہجرت کر گئے۔مغربی بلوچستان میں جڑیں اور رشتے رکھنے کی وجہ سے بلوچ مہاجرین کو وہاں رہنے میں آسانی ہوئی لیکن پاکستانی فوج نے بالآخر وہاں بھی ان نہتے لوگوں کے تعاقب جاری رکھا ہے اور اب تک درجنوں افراد کو قتل کرواچکی ہے۔

اس صورتحال نے جہاں بلوچ مہاجرین میں تشویش کی لہر پیدا کی ہے وہاں مقامی بلوچوں میں بھی بے چینی پیدا ہوگئی ہے۔ضروری ہے کہ ایران اور افغانستان اپنی سرزمین پر پاکستانی فوج کی دہشت گردانہ کارروائیوں پر بین الاقوامی سطح پر سخت احتجاج رکارڈ کروائیں اور مجرموں کو انصاف کے کٹھیرے میں لانے کے لیے کردار ادا کریں۔

ھانی گل بلوچ کے قتل کے محرکات ، ان کی انسانی حقوق کے لیے سرگرمیاں تھیں۔وہ جبری گمشدگیوں کے خلاف ، شال ، سندھ اور اسلام آباد میں متحرک تھیں۔ 14مئی 2019کو انھیں کراچی کے علاقے ڈیفنس فیز ٹو سے گرفتار کیا گیا جب کہ ان کے منگیتر نسیم کو پاکستان کی ایجنسی کے اہلکار اسی روز پہلے ہی گرفتار کرچکے تھے۔ ڈیڑھ مہینے اپنے منگیتر کے ساتھ ٹارچر سیل میں جبری لاپتہ رکھنے کے بعد انھیں رہا کردیا گیا جبکہ نسیم بلوچ تاحال جبری لاپتہ ہیں۔ رہائی کے بعد ھانی گل بلوچ نے شال میں جبری لاپتہ افراد کے کیمپ میں جاکر پریس کانفرنس کے ذریعے اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ھانی گل جبری گمشدگی کے معاملے پر آواز اٹھانے والے افراد میں نمایاں کردار بن گئیں جو خود بھی جبری گمشدگی کا نشانہ بن چکی تھیں۔

ھانی گل نے اپنی زندگی میں ان خدشات کا کھل کر اظہار کیا تھا کہ پاکستانی فوج انھیں قتل کرسکتی ہے، وہ اپنے اوپر ایک قاتلانہ حملے کا بھی ذکر کرچکی تھیں جس میں انھیں گاڑی کے ذریعے کچلنے کی کوشش کی گئی تھی۔اس حملے میں ھانی گل محفوظ رہیں لیکن ان کے چہرے پر کافی زخم آئے جس کے لیے انھیں علاج کروانا پڑا۔

پانک نے اس معاملے پر مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کیں ، دردناک موت کا شکار ہونے والے خاندانی ذرائع بتاتے ہیں کہ اس معاملے میں ان کا شک مفتی شاہ میر کے علاوہ کسی پر نہیں جاتا کیونکہ سمیر اپنے بھائی کے قتل میں اسے ہی ملوث سمجھتے تھے اور وہ اپنے غم و غصے کا کھل کر اظہار کر رہے تھے۔ جس کی وجہ سے انھیں مغربی بلوچستان میں نشانہ بنایا گیا۔

ان بہیمانہ قتل کی تحقیق اور مجرموں تک رسائی انتہائی ضروری ہے ، ساتھ ہی بلوچ مہاجرین کے تحفظ کے لیے سنجیدہ اقدامات اٹھانے ہوں گے۔

•کسان امداد جویو کا قتل ، ناانصافیوں کے طویل سائے برقرار ۔

امداد جویو کو 4 اگست 2023 کو قتل کردیا گیا۔ امداد جویو کے قتل کا پس منظر زمینوں پر طاقتور لوگوں کا قبضہ اور امداد کا اپنے حق کے لیے طویل لڑائی ہے۔ جھل مگسی میں کسانوں اور با اثر طبقے کے زمینداروں کے درمیان زمین کی ملکیت کے تنازعات کی جڑیں ماضی کی نا انصافیوں اور بلوچستان کی زرعی زمین کی بندربانٹ میں پیوست ہیں۔ضرورت ہے کہ اس معاملے کا جائزہ لے کر اس کا مستقل فیصلہ کیا جائے۔ لیکن بلوچستان کے دیگر علاقوں کی طرح جھل مگسی میں بھی انتظامیہ اور حکومت بااثر افراد کے گھر کی لونڈی اور انصاف غائب ہے۔

امداد جویو کے خاندان کو بھی اپنی زمین پر حق ملکیت کی طویل اور پر خطر لڑائی کا سامنا ہے۔ امداد جویو کے قتل کے بعد بھی بااثرافراد ان کی زمین پر ان کے قبضے کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں اور ماورائے عدالت و قانون تشدد کے ذریعے مذکورہ خاندان کی زمین ہتھیانے چاہتے ہیں۔یہ واضح ظلم ہے جسے انسانیت پر یقین رکھنے والا کوئی بھی معاشرہ قبول نہیں کرسکتا۔تمام تنازعات قوانین، بھائی چارہ اور عدالتی نظام کے ذریعے حل کیے جائیں یہی مہذب معاشروں کا قاعدہ ہے۔اس سے انکار کی صورت معاشرے میں تفریق پیدا ہوگا اور انسانی حقوق کی پامالی عام ہوگی۔

کسان امداد جویو کی بیٹی ارباب جویو ، انصاف کے لیے اپنے خاندان کی طویل جدوجہد کو یوں بیان کرتی ہیں : ہماری زمین ریونیو رکارڈ کے مطابق موضع کرمانی میں والد)امداد جویو(کے نام پر ہیں ، 2017 سے پہلے ہماری زمین پر جھل مگسی کے نوابوں کی ایماء پر ان کے قبیلے سے تعلق رکھنے والے' راہیجہ مگسی 'قابض ہیں۔ ہم متعلقہ افسران ، اسٹنٹ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر جھل مگسی سے متعدد بار ملے اور قبضہ چھڑانے کے لیے درخواستیں دیں۔اس کے نتیجے میں 30 نومبر 2017 کو ہمیں ہماری زمین کا قبضہ واپس ملا۔

ارباب جویو کے بیان کے مطابق کاغذوں میں قبضہ ملنے کے باوجود انتظامیہ ہم کو زمین کا قبضہ دینے میں ناکام ثابت ہوئی۔ اس ضمن میں ہم افسران، اسٹنٹ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر جھل مگسی سے متعدد بار ملے ۔ قبضہ چھڑانے کے لیے درخواستیں دیں۔ احتجاج کرتے رہے لیکن ہماری داد رسی نہ ہوسکی تو ہم مجبور ہو کر پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد پریس کلب کے سامنے تین ماہ تک بیٹھے رہے مگر وہاں پر بھی کسی ذمہ دار شخص نے ملنے کی زحمت نہ کی۔

علاقے کی صورتحال پر ارباب جویو کا کہنا ہے کہ' سلطنت جھل مگسی ' میں' نوابوں 'نے اپنی ہی ریاست قائم کر رکھی ہے۔وہاں غریبوں کی زمینوں پر ناجائز قبضے کراتے ہیں کسانوں سے ناجائز بٹائی کے نام پر بھتہ لیتے ہیں جو دینے سے انکار کرے اسے قتل کروایا جاتا ہے اور باعث افسوس یہ ہے کہ ان تمام غیر قانونی عمل کی تکمیل کے لیے وہاں کی ضلعی انتظامیہ نوابوں کی سہولت کاری کا کردار ادا کرتی ہے۔اسلام آباد کے بعد ہم کمشنر نصیر آباد اور شال پریس کلب کے سامنے بھی احتجاج کی شکل میں رونا روتے رہے ہیں لیکن ریاستی اداروں میں سے کسی نے ہماری مدد نہیں کی۔ہم مجبور ہو کر جب اپنے زمینوں پر جا بیٹھے تو ہمیں بے دخل کرنے کے لیے آئے روز مسلح افراد حملے کرتے رہے ۔ ضلعی انتظامیہ ہمیں تحفظ دینے میں بھی مکمل ناکام رہی ایک حملے میں میری بہن خیر النساء بھی شدید زخمی ہوئیں جو اب تک زیر علاج ہے۔ کچھ عرصہ بعد پھر ہمارے گھر پر نواب خالد خان مگسی اور نوابزادہ طارق خان مگسی کی ایماء پر 4 اگست 2023 کو علی گل ولد فقیر محمد، ہزار خان ولد علی گل، سلیم، ہدایت اللہ، دین محمد ولد حمد نواز جو کہ راہیجہ مگسی ہیں، جہان خان بگٹی ، بختیار ولد بالاچ خان اور دیگر تین مسلح افراد نے حملہ کر کے میرے بابا' امداد فقیرو یہ 'کو قتل کر دیا۔

پانک جھل مگسی کے حوالے سے ارباب جویو کی بیان کردہ صورتحال کی تائید کرتی ہے ، بلوچستان میں نام نہاد سرداری نظام کی وجہ سے بلوچستان کے بیشتر اضلاع میں با اثر افراد قبائلی تعصب کی بنیاد پر دوسرے قبائل اور کمزور افراد کو طاقت کی زور پر دبائے رکھے ہوئے ہیں۔

ان کی مال ، جان اور عزت کی کوئی قیمت نہیں۔ ریاست پاکستان جو بلوچ قوم کے خلاف اپنی بے لگام طاقت کا استعمال کرتی ہے ان علاقوں میں ریاستی رٹ کے قیام میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی کیونکہ یہی عناصر بلوچستان پر پاکستانی فوج کے قبضے میں معاون کار ہیں۔ پاکستانی ریاست کے معاون کار ہونے کی وجہ سے انھیں مجرمانہ سرگرمیوں

اور کمزوروں پر مظالم کی کھلی چھوٹ دی گئی ہے۔ ان علاقوں میں رہنے والے افراد دوہرے مظالم اور خوف کا شکار ہوکر اپنا انسانی شرف و وقار کھو چکے ہیں۔ ایسے میں امداد جویو کے خاندان کا انصاف کے لیے لڑائی جرات مندانہ ہے لیکن اس کی جو قیمت انھوں نے ادا کی یا ادا کر رہے ہیں وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ ہم اس خاندان کو فوری انصاف اور تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں جو اب تک اکیلے اپنے انصاف کی لڑائی لڑ رہا ہے۔سب سے تشویشناک پہلو یہ ہے کہ اس خاندان کو اب تک شدید خطرات کا سامنا ہے۔

ارباب جویو کہتی ہیں، جب ہم اپنے بابا کی لاش لے کر نصیر آباد ریجن کے ڈویژن ہیڈ کوارٹر ڈیرہ مراد جمالی کی جانب احتجاج کے لیے گئے تو ڈپٹی کمشنر جھل مگسی نے ہمیں ڈیرہ مراد جمالی جانے سے روک دیا اور لاش کو پولیس کی کسٹڈی میں لے کر سیف آباد جو کہ پر خطر اور کچا راستہ ہے ، وہاں سے اوستہ محمد بھجوایا گیا۔ یہ سفر عام راستے سے دو گھنٹے کا ہے جب کہ سیف آباد سے 8 گھنٹے کا سفر بن جاتا ہے۔ہمارے بابا کی لاش کی بے حرمتی کی گئی ، پرامن احتجاج پر ایس ایچ او سٹی ڈیرہ اللہ یار کی سربراہی میں ہم پر لاٹھی چارج کی گئی۔

ارباب جویو کے مطابق ان کے نامزد کردہ افراد کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں ہو رہی۔

•شال سے نورخاتون اور ان کے دو کمسن بچوں کی حراست بعد جبری گمشدگی۔

28اگست ، 2023 کو پاکستانی فورسز نے بلوچستان کے مرکزی شہر شال میں واقع یونائیٹڈ ہوٹل پر چھاپہ مار کر نورخاتون سکنہ بدر سبی کو ان کے دو کمسن بچوں بانڑی اور عبدالغفار سمیت حراست میں لینے کے بعد جبری لاپتہ کردیا۔

نورخاتون بیمار تھیں اور علاج کے لیے شال گئی تھیں۔انھیں ان کے دو کمسن بچوں کے ساتھ حراست میں لے کر چھ دن جبری لاپتہ رکھا گیا۔جبری گمشدگی کے دوران ان پر ذہنی تشدد کیا گیا۔

نورخاتون ، ایک گھریلو خاتون ہیں جن کا کسی بھی قسم کی سیاسی اور ریاست مخالف سرگرمیوں سے تعلق نہیں۔مگر ان کے خاندان کا بلوچ قوم دوست رہنماء خیربخش مری سے سیاسی تعلقات رہے ہیں۔جس کی وجہ سے ان کا خاندان ریاستی تشدد سے بچنے کے لیے افغانستان ہجرت کرچکا تھا۔سن 1992 تک یہ خاندان افغانستان میں مقیم رہا۔ جب یہاں سیاسی حالات بہتر ہوئے تو ہزاروں مہاجرین کے ساتھ یہ خاندان بھی واپس ہوا۔لیکن ان کی خیربخش مری کے ساتھ سیاسی وابستگی کی وجہ سے ان کے خاندان کو پاکستانی ریاستی اداروں نے بارہا نشانہ بنایا۔

2008کو اس خاندان کے فرد مزار خان ولد گھرام کو جبری لاپتہ کیا گیا، جو تاحال جبری لاپتہ ہیں اور وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز کی جبری گمشدگان کی فہرست میں شامل ہیں۔عارف ولد سعیدان ، یوسف ولد بنگل بھی اس خاندان سے وابستہ تھے جن کو جبری گمشدگی کے ایک مہینے کے بعد ماورائے عدالت قتل کرکے لاشیں پھینکی گئیں۔نور عالم ولد دلشاد 2016 سے جبری لاپتہ ہیں۔عرض محمد ولد پیر محمد کو افغانستان میں نشانہ بناکر قتل کیا گیا ، جو وہاں مہاجرت کی زندگی گزار رہے تھے۔

نورخاتون کے بچوں سمیت جبری گمشدگی اس بات کو ظاہر کرتی ہے پاکستانی فوج بلوچ تحریک سے وابستہ افراد کو اجتماعی سزا کا نشانہ بنا رہی ہے۔بلوچستان میں ماضی میں خواتین اور بچوں کو اجتماعی سزا کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔

معروف بلوچ رہنماء اور دانشور شیر محمد مری اپنے ایک ویڈیو انٹرویو میں دعوی کرچکے ہیں کہ ستر کی دہائی میں بھی بلوچ خواتین کو بڑی تعداد میں اغواء کیا گیا۔اغواء کے بعد خواتین پنجاب کی منڈیوں میں جنسی غلام کے طور پر فروخت کیے گئے۔ شیر محمد مری نے کہا تھا ، انھوں نے بہت سے خواتین کے لیے بیرون ملک ادائیگی کرکے ان کی گھرواپسی ممکن بنائی۔

PAANK
BALOCH HUMAN RIGHTS

جبری گمشدگی بلوچستان میں اب ایک روزمرہ کی خبر کا حصہ ہے، لیکن جب خواتین کی جبری گمشدگی کی خبر سامنے آتی ہے تو اس کی شدت دگنی ہوتی ہے بلوچستان میں پاکستانی فوج اس کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتی ہے تاکہ لوگوں کو بلوچ قومی سیاست سے دور رکھا جاسکے۔

وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز کے وائس چیئرمین ماما قدیر بلوچ کے مطابق 1970 سے لے کر اب تک سینکڑوں خواتین کو جبری لاپتہ کیا گیا ہے۔ان کے مطابق مشرف رجیم کے دور میں جبری گمشدگی کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا گیا اور خواتین بھی جبری لاپتہ کیے گئے۔ماماقدیر دعوی کرتے ہیں کہ جبری گمشدگان میں 300 خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔

اس ساری صورتحال کا پریشان کن پہلو یہ ہے کہ جبری گمشدہ خواتین کے بارے میں تاحال درست اعداد وشمار دستیاب نہیں۔وی بی ایم پی بھی صرف ان افراد کی فہرست تیار کرتی ہے ، جن کی جبری گمشدگی کی اطلاع ان کے خاندان کے ذریعے ان تک پہنچائی جاتی ہے۔بلوچستان میں فوج کشی کے دوران پہاڑی علاقوں می بکھرے ہوئے گاؤں خالی کروائے گئے۔خواتین اور بچوں کو فوجی کیمپوں میں لے جایا گیا جہاں سے بڑی تعداد میں خواتین اور بچوں کی واپسی نہیں ہوسکی۔

ڈیرہ بگٹی میں فوج کشی کے دوران ، جب بگٹی متاثرین نے ہزاروں کی تعداد میں سندھ اور دیگر علاقوں میں ہجرت کی تو وہاں بھی ان پر فوجی حملے کیے گئے۔مردوں کو قتل کرکے خواتین اور بچوں کو حراست میں لیا گیا ، یہ وہ مظالم ہیں ، جن کی تفصیل کسی بھی انسانی حقوق کے ادارے کے رکارڈ میں نہیں۔

نورخاتون اجتماعی سزا کے طور پر جبری گمشدگی کا نشانہ بننے والی واحد خاتون نہیں ، خواتین اور بچوں کی بھی طویل فہرست ہے جو رواں سال جبری گمشدگی کا شکار ہوئیں اور تشدد کے بعد رہا کی گئیں۔ادارہ پانک مطالبہ کرتا ہے اجتماعی سزا کی اس پالیسی کو ترک کرکے خواتین اور بچوں کو حراست میں لے کر جبری گمشدہ کرنے کا سلسلہ فوری روکا جائے ۔اگر یہ سلسلہ نہیں رکا تو بلوچستان میں کسی کے بھی خواتین اور بچے محفوظ نہیں رہیں گے کیونکہ خواتین اور بچے جنگوں میں ہمیشہ کمزور شکار کے طور پر آسان نشانہ بنتے ہیں۔

•جبری لاپتہ غلام فاروق کا حراستی قتل ۔

غلام فاروق زہری کی لاش 31 اگست 2023 کو شال سے ایک انگور کے باغ سے برآمد ہوئی۔غلام فاروق زہری کو 27 اکتوبر 2022 کو پاکستانی فوج نے حراست میں لینے کے بعد جبری لاپتہ کیا تھا۔طویل عرصے تک جبری لاپتہ رکھنے کے بعد حراستی قتل کے بعد ان کی مسخ شدہ لاش پھینکی گئی۔بلوچستان میں جبری لاپتہ افراد کو یا دہائیوں سے جبری لاپتہ رکھا گیا ہے یا ان کی مسخ شدہ لاشیں پھینک کر ان کے معاملے میں ہمیشہ کے لیے قانون کے نفاذ اور انصاف کی فراہمی کے بحث کو بند کردیا گیا ہے۔

پاکستانی فوج نے اپنے اس نام نہاد آپریشن کو آفیشلی' آپریشن سائلنس 'کا نام دے رکھا ہے ، لیکن طویل اور ناختم ہونے والے اس منصوبے کو عموماً 'مارو اور پھینک دو کی پالیسی 'کہا جاتا ہے جو بلوچستان کے بعد پاکستان کے دیگر علاقوں میں بھی عوامی مزاحمت کے خلاف بھی استعمال کیا جا رہا ہے ۔ماورائے عدالت اس قتل و غارت کو پاکستانی فورسز قیام امن کے لیے ایک اہم ہتھیار مانتے ہیں۔لیکن بلوچستان میں اس کا استعمال نہتے لوگوں اور قوم دوست سیاسی کارکنان کے خلاف کیا جا رہا ہے۔اس کی شروعات بی ایس او متحدہ اور بلوچ نیشنل موومنٹ کے قائدین کی گرفتاری سے ہوئی اکثریتی متحرک قیادت کو جبری گمشدگی اور ماورائے عدالت قتل یا طویل جبری گمشدگی کا سامنا کرنا پڑا۔بعض جبری گمشدگان دہائیوں سے پاکستانی فوج کے ٹارچر سیلز میں بند ہیں یا قتل کرکے ان کی لاشیں ہمیشہ کے لیے غائب کردی گئی ہیں۔

ماضی میں ، جبری لاپتہ افراد کو دیدہ دلیری کے ساتھ قتل کرکے لاشیں ویرانوں اور راستوں پر پھینک دی جاتی تھیں۔ان پر ردعمل آنے کے بعد پاکستانی فوج کی ایما پر پولیس میں سی ٹی ڈی کا ادارہ بنایا گیا جو حراست میں قتل کیے گئے افراد کے قتل کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے جعلی انکاؤنٹر کا دعوی کرتی ہے۔مقامی میڈیا اور بلوچ عوام ان دعوؤں کو ٹھوس ثبوت کے ساتھ مسترد کرتے ہیں۔جبری لاپتہ غلام فاروق بھی پاکستانی فوج کے بدزمانہ 'مارو اور پھینک دو 'پالیسی کا نشانہ بنائے گئے ہیں۔

بلوچستان میں دو دہائیوں سے متواتر یہ سلسہ جاری رکھا گیا ہے اور اب تک ہزاروں افراد کو ماورائے عدالت گرفتاری کے بعد حراست میں قتل کیا جاچکا ہے۔دستیاب اعداد و شمار کے مطابق صرف بی ایس او اور بی این ایم کے مجموعی طور پر لگ بھگ 250 کارکنان ماورائے عدالت گرفتاری کے بعد قتل کیے جاچکے ہیں، اس اعداد و شمار میں بی آر پی ، بی آر ایس او اور دیگر پرامن تنظیموں کے کارکنان شامل نہیں۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ بلوچستان میں پاکستانی فوج کے ساتھ مسلح جنگ آزادی کے دوران جان گنوانے والے بلوچ سرمچاروں کی تعداد ، ان افراد سے کمتر ہے جنھیں جبری گمشدگی یا مارو اور پھینک دو پالیسی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔جبکہ جبری لاپتہ افراد یا مارو اور پھینک دو پالیسی کے تحت قتل کیے گئے افراد میں سے بھی سیاسی کارکنان کی تعداد عام لوگوں سے کمتر ہے۔بلوچستان میں ادیب، استاد اور فن کاروں کو بھی بڑی تعداد میں اس پالیسی کے تحت قتل کیا گیا جو قوم دوستانہ خیالات کا پرچار کرتے تھے۔

حراست میں قتل کی اس پالیسی کو نسل کشی کے علاوہ دوسرا نام نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اس میں ان افراد کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جو اپنی قومی شناخت کی بقاء کے لیے زور دیتے ہیں۔اس نسل کش پالیسی کو روکنے کے لیے بین الاقوامی اداروں کو دو ٹوک موقف کے ساتھ پاکستان پر اس وقت تک دباؤ برقرار رکھنا ہوگا جب تک پاکستانی فورسز جبری گمشدگی اور حراستی قتل کی اپنی پالیسی سے دست بردار نہیں ہوتے۔ضروری ہے کہ اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ کیا اس معاملے میں عالمی عدالت انصاف میں پاکستانی فوج کے خلاف انسانیت کے خلاف جرم کے الزام میں مقدمہ چلایا جاسکتا ہے،کیونکہ پاکستانی عدالتیں فوج کے خلاف کسی بھی معاملے میں انصاف فراہم کرنے کی اہلیت نہیں رکھتیں۔

•ایمان مزاری کو مقدمات میں الجھانے کی سازش ۔

ایمان مزاری انسانی حقوق کے لیے مسلسل آواز اٹھاتی ہیں۔بلوچ ہونے کی وجہ سے وہ بلوچ جبری لاپتہ افراد کی بازیابی کا مطالبہ دہراتی رہتی ہیں، جبری گمشدگان کے لواحقین کے احتجاجی مظاہروں میں شرکت کرتی ہیں اور ان کے مقدمات کی وکالت کرتی ہیں۔ پی ٹی ایم کے رہنماء علی وزیر اور ایمان مزاری کو اسلام آباد کے علاقے ترنول میں پشتون تحفظ موومنٹ (پی ٹی ایم) کے جلسے میں شرکت اور تقریر کے بعد 20 اگست کو گرفتار کیا گیا تھا۔

ایمان مزاری انسانی حقوق کی ایک سرگرم کارکن ہیں۔پشتون تحفظ موومنٹ پشتونوں کے حقوق کے لیے آواز اٹھانے والی ایک نمایاں تنظیم ہے جس کی ایمان مزاری حمایت کرتی ہے۔ایمان مزاری نے پی ٹی ایم کے جلسے میں شرکت کرکے پشتونوں کے خلاف ریاستی مظالم پر بات کی۔یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل میں پاکستان کی طاقتور فوج ملوث ہے۔

معروف وکیل ایمان مزاری نے مذکورہ جلسے میں ریاستی دہشت گردی پر کھل کر بات کی تھی۔ یہ پہلا موقع نہیں کہ کسی نے پاکستانی فوج پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے واضح الزامات عائد کیے ہوئے ہیں۔ پاکستانی عدالتوں میں پاکستانی فورسز کے خلاف ماورائے عدالت گرفتاریوں پر مقدمات بھی درج ہیں۔ پاکستان کی تمام جماعتوں کے رہنماء متعدد مواقع پر پاکستانی فوج پر جبری گمشدگیوں میں ملوث ہونے کا الزام لگاتے رہے ہیں۔

ادارہ پانک سمجھتا ہے کہ ایمان مزاری کو جبری لاپتہ افراد کے لیے آواز اٹھانے پر امتیازی سلوک کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ایمان مزاری پاکستان کی سابق وفاقی وزیر برائے انسانی حقوق شیرین مزاری کی بیٹی ہیں۔ شیرین مزاری بذات خود بھی پاکستان تحریک انصاف کے خلاف ریاستی کریک ڈاؤن کے دوران پولیس کے ناروا سلوک کا شکار رہ چکی ہیں۔ان کی گرفتاری پر بھی ایمان مزاری نے فوج کی سیاسی معاملات میں مداخلت پر تنقید کی تھی۔

اس وقت بھی ایمان مزاری پر پاکستان فوج کے جیگ) لیگل (برانچ کی طرف سے فوج کو بدنام کرنے اور قیادت کے خلاف ہرزہ سرائی کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ایمان مزاری کے کیس میں واضح ہے کہ پاکستان کی طاقتور فوج ریاست پر اپنی زبردست کنٹرول کے ساتھ اس کے مقابل کھڑی ہے۔ خدشہ ہے کہ انھیں دیگر مخالفین کی طرح مختلف مقدمات الجھا کر اپنے موقف اور انسانی حقوق کی سرگرمیوں سے دور رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔جس طرح ان کی والدہ پر فوج نے دباؤ ڈال کر انھیں سیاست سے کنارہ کش ہونے پر مجبور کیا تھا۔

یہاں یہ بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ پی ٹی ایم کے رہنماء علی وزیر بھی جو کہ گذشتہ ادوار میں پاکستان کے قومی اسمبلی کا ایک منتخب نمائندہ رہ چکے ہیں بھی طویل عرصے پاکستانی فوج کے غصے کا شکار ہیں۔ انھیں عدالت سے ریلیف اور رہائی ملنے کے باوجود متعدد مقدمات میں پھنسا کر گرفتار کیا جاتا رہا ہے۔

پانک سمجھتا ہے کہ فوجی حکام علی وزیر اور ایمان مزاری کی شہری آزادیاں سلب کرنے کے لیے قانون اور انتظامی طاقت کا غلط استعمال کر رہے ہیں جو وہ ہمیشہ سے سیاسی اور سماجی کارکنان کے خلاف کرتے آ رہے ہیں۔اپنی اس پالیسی کے تحت وہ مختلف شہروں میں درجنوں بے بنیاد مقدمات قائم کرکے متاثرہ شخص کو عدالتی کارروائیوں میں الجھا کر انھیں ذہنی اذیت سے دوچار کرتے ہیں۔ علی وزیر اور ایمان مزاری کو بھی ایک منظم سازش کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔انسانی حقوق کے لیے آواز اٹھانے والے افراد کو نشانہ بناکر پاکستانی حکام انسانی حقوق کے احترام سے واضح انکار کر رہے ہیں۔لوگوں کے تمام تر سیاسی حقوق اور آزادی سلب کی گئی ہیں اور فوجی بالادستی پھیلتی جا رہی ہے۔

PAANK
BALOCH HUMAN RIGHTS

جبری گمشدگیاں	64
بازیاب	24
ماورائے عدالت قتل	3

علاقے اور اضلاع جہاں سے جبری گمشدگیاں رپورٹ ہوئیں

کراچی	5
کوئٹہ	11
کیچ	22
گوادر	4
آواران	1
پنجگور	2
خضدار	6
خاران	4
قلات	1
نوشکی	7
اسلام آباد	1
ٹوٹل	**64**

BALOCH HUMAN RIGHTS

اگست 2023 کے مہینے میں پاکستانی فوج اوران سے منسلک اداروں کے ہاتھوں جبری لاپتہ اور بازیاب ہونے والے افراد کا تفصیلی فہرست

نمبر	نام،ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
1	کاشف ایجباڈی ولد عنایت اللہ ایجباڈی	جمال ناصر مدرسہ کلان خاران	نوروز آباد روڈ نزد حاجی اسلم محلہ ضلع خاران	طالب علم	پاکستانی فورسز	یکم اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے۔
	بلوچستان کے ضلع خاران سے پاکستانی فورسز نے طالب علم کاشف بلوچ حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا۔						
2	سیف بلوچ ولد امیت علی	آبسر تربت	ضلع کیچ	طالب علم	پاکستانی فورسز	یکم اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے۔
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے مرکزی شہر تربت آبسر سے پاکستانی فورسز نے طالب علم سیف بلوچ کو اپنے دکان سے حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا۔						
3	حکمت علی ولد برکت	تمپ	تحصیل تمپ ضلع کیچ	طالب علم	پاکستانی فورسز	10 جولائی 2023	یکم اگست 2023
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے تحصیل تمپ میں پاکستانی فورسز نے 10 جولائی کی رات کو اسکول ماسٹر برکت علی کے گھر پر چھاپہ مارا، وہاں سے ان کے 17 سال کے نوجوان بیٹا حکمت کو حراست میں لیکر ساتھ لے گیا، جنھیں یکم اگست کی رات کو رہا کر دیا گیا ہے۔						
4	میران ولد عبدالوہاب	دازن تمپ	تحصیل تمپ ضلع کیچ	دکاندار	پاکستانی فورسز	یکم جون 2023	4 اگست 2023 کو بازیاب ہوا ہے۔
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے تحصیل تمپ سے یکم جون کو پاکستانی فورسز کے ہاتھوں جبری لاپتہ ہونے والا میران ولد عبدالوہاب 4 اگست 2023 کو بازیاب ہو کر گھر پہنچا ہے۔						
5	طارق ولد سفر خان بگٹی	سوئی ڈیرہ بگٹی	ضلع ڈیرہ بگٹی	--	پاکستانی فورسز	8 جولائی 2023	3 اگست 2023 کو بازیاب ہوا ہے
	بلوچستان کے ضلع ڈیرہ بگٹی کے علاقے سوئی سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں جبری لاپتہ ہونے والا طارق ولد سفر خان بگٹی 3 اگست 2023 کو بازیاب ہو کر گھر پہنچا ہے۔						

نمبر	نام،ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
6	اشرف ولد حاجی اسماعیل	پنجگور	تحصیل مشکے ضلع آواران	مزدور	پاکستانی فورسز	3اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع پنجگور میں اشرف ولد حاجی اسماعیل سکنہ نو کجو مشکے ضلع آواران کو فورسز نے حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، اس سے قبل 2020 کو بھی اشرف ایک سال کی جبری گمشدگی کے بعد بازیاب ہوا تھا۔						
7	امداد حسین جویو	---	ضلع نصیر آباد	سماجی کارکن	---	4اگست کو سرکاری سردارز کے ہاتھوں قتل ہوا	
	بلوچستان کے ضلع نصیر آباد میں سماجی کارکن امداد جویو گزشتہ کئی سالوں سے اپنی زرعی زمینوں کی دفاع کیلئے مکسی سرداروں کے خلاف کورٹ سمیت تمام دروازوں پر دستک دئے چکا تھا لیکن انصاف کی عدم فراہمی کے باعث بااثر سرکاری سرداروں کے ہاتھوں قتل ہوا۔						
8	عبدالروف بلوچ ولد برکت	---	دشت ضلع کیچ	ٹیچر	---	5اگست ڈیتھ اسکواڈ میں ملوث ملاشاہ میر کے کارندوں نے قتل کیا۔	
	ضلع کیچ میں پرائیوٹ اسکول بولان کیچ گرائمر اسکول کے ٹیچر عبدالروف بلوچ کو توہین رسالت کے ناجائز الزامات کے مد میں مذہبی جرگہ میں بلایا گیا جو اپنی صفائی دینے کیلئے جرگہ کے مقام اپنے باقی لوگوں کے ساتھ پہنچ رہا تھا تو راستے میں پہلے سے ہی مسلح جتھے کے اہلکاروں نے فائرنگ کرکے قتل کیا، یاد رہے اس مذہبی جرگے کی سربراہی ڈیتھ اسکواڈ سرغنہ شاہ میر عزیز پہلے ہی کئی نہتے بلوچوں کے قتل میں براہ راست ملوث رہا ہے۔						
9	جنگی خان ولد جان محمد	تیر تیج آواران	ضلع آواران	مزدور	پاکستانی فورسز	7اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے۔
	بلوچستان کے ضلع آواران کے علاقے تیر تیج سے پاکستانی فورسز نے جنگی خان ولد جان محمد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کردیا گیا۔						
10	سالم بلوچ ولد عبدالستار	آبسر تربت	ضلع کیچ	طالب علم	پاکستانی فورسز	4جولائی 2023	9اگست 2023 کو بازیاب ہوا ہے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے آبسر سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں 4جولائی کو جبری لاپتہ ہونے والا طالب علم سالم بلوچ 9اگست 2023 کو باحفاظت بازیاب ہو کر گھر پہنچا ہے۔						

نمبر	نام، ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
11	ظریف بلوچ	کولوائی بازار آبسر تربت	ضلع کیچ	طالب علم	پاکستانی فورسز	9اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے۔
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے کولوائی بازار آبسر سے پاکستانی فورسز نے طالب علم ظریف بلوچ کو دکان سے حراست میں لیکر جبری لاپتہ کردیا گیا۔						
12	فقیر جان ولد خدادوست	چتکان پنجگور	دزپروم ضلع پنجگور	--	پاکستانی فورسز	11اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے۔
	بلوچستان کے ضلع پنجگور کے علاقے چتکان سے رات گئے پاکستانی فورسز فقیر جان ولف خدادوست کو گھر سے حراست میں لیکر جبری لاپتہ کردیا گیاہے						
13	فیاض علی بلوچ	کوئٹہ	ضلع کوئٹہ	--	پاکستانی فورسز	11اگست 2023	17اگست 2023کو بازیاب ہوئے
	بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں فیاض علی دوسری مرتبہ جبری گمشدگی کا شکار ہوئے، جنھیں شدید ذہنی اور جسمانی تشدد کے بعد جو ایک ہفتے بعد بازیاب ہوکر گھر پہنچاہے۔						
14	برکت مراد	پُل آباد تمپ	تحصیل تمپ ضلع کیچ	مزدور	پاکستانی فورسز	6اگست 2023	22اگست 2023کو بازیاب ہوئے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے تحصیل تمپ پُل آباد سے پاکستانی فورسز نے تین افراد کو حراست میں کیمپ منتقل کردیا گیا جنھیں کئی دنوں تک جبری لاپتہ کرنے کے بعد 22 اگست کو رہا کردیا گیا۔						
15	شوکت مراد ولد مراد	پُل آباد تمپ	تحصیل تمپ ضلع کیچ	مزدور	پاکستانی فورسز	6اگست 2023	22اگست 2023کو بازیاب ہوئے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے تحصیل تمپ پُل آباد سے پاکستانی فورسز نے تین افراد کو حراست میں کیمپ منتقل کردیا گیا جنھیں کئی دنوں تک جبری لاپتہ کرنے کے بعد 22 اگست کو رہا کردیا گیا۔						

نمبر	نام،ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
16	نیابت مراد ولد مراد	پُل آباد تمپ	تحصیل تمپ ضلع کیچ	مزدور	پاکستانی فورسز	6اگست 2023	22اگست 2023کو بازیاب ہوئے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے تحصیل تمپ پُل آباد سے پاکستانی فورسزنے تین افراد کو حراست میں کیمپ منتقل کر دیا گیا جنھیں کئی دنوں تک جبری لاپتہ کرنے کے بعد 22 اگست کو رہا کر دیا گیا۔						
17 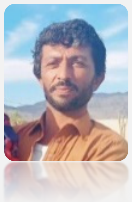	ایاز مراد ولد مراد	پُل آباد تمپ	تحصیل تمپ ضلع کیچ	مزدور	پاکستانی فورسز	6اگست 2023	22اگست 2023کو بازیاب ہوئے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے تحصیل تمپ پُل آباد سے پاکستانی فورسزنے تین افراد کو حراست میں کیمپ منتقل کر دیا گیا جنھیں کئی دنوں تک جبری لاپتہ کرنے کے بعد 22 اگست کو رہا کر دیا گیا۔						
18	عارف ولد پنڈوک	تمپ	تحصیل تمپ، ضلع کیچ	---	پاکستانی فورسز	13اگست 2023	16اگست کو رہا ہوئے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے تحصیل تمپ سے پاکستانی فورسزنے 5 نوجوانوں کو حراست میں کیمپ منتقل کر دیا گیا، جنھیں ایک ہفتے تک جبری لاپتہ رکھنے کے بعد شدید جسمانی تشدد کے بعد رہا کر دیا گیا۔						
19	شاہ زیب ولد رحمل	تمپ	تحصیل تمپ، ضلع کیچ		پاکستانی فورسز	13اگست 2023	16اگست کو رہا ہوئے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے تحصیل تمپ سے پاکستانی فورسزنے 5 نوجوانوں کو حراست میں کیمپ منتقل کر دیا گیا، جنھیں ایک ہفتے تک جبری لاپتہ رکھنے کے بعد شدید جسمانی تشدد کے بعد رہا کر دیا گیا۔						
20 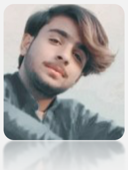	بہار ولد جان محمد	تمپ	تحصیل تمپ، ضلع کیچ		پاکستانی فورسز	13اگست 2023	16اگست کو رہا ہوئے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے تحصیل تمپ سے پاکستانی فورسزنے 5 نوجوانوں کو حراست میں کیمپ منتقل کر دیا گیا، جنھیں ایک ہفتے تک جبری لاپتہ رکھنے کے بعد شدید جسمانی تشدد کے بعد رہا کر دیا گیا۔						

نمبر	نام،ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
21	ندیم احمد ولد قادر بخش	تمپ	تحصیل تمپ، ضلع کیچ		پاکستانی فورسز	13اگست 2023	16اگست کو رہا ہوئے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے تحصیل تمپ سے پاکستانی فورسز نے 5 نوجوانوں کو حراست میں کیمپ منتقل کر دیا گیا، جنھیں ایک ہفتے تک جبری لاپتہ رکھنے کے بعد شدید جسمانی تشدد کے بعد رہا کر دیا گیا۔						
22	عزیز احمد ولد اسلم	تمپ	تحصیل تمپ، ضلع کیچ		پاکستانی فورسز	13اگست 2023	16اگست کو رہا ہوئے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے تحصیل تمپ سے پاکستانی فورسز نے 5 نوجوانوں کو حراست میں کیمپ منتقل کر دیا گیا، جنھیں ایک ہفتے تک جبری لاپتہ رکھنے کے بعد شدید جسمانی تشدد کے بعد رہا کر دیا گیا۔						
23	شمس بلوچ	مولہ، خضدار	ضلع خضدار	طالب علم	پاکستانی فورسز	13اگست 2023	16اگست 2023کو بازیاب ہوا ہے
	بلوچستان کے ضلع خضدار کے علاقے مولہ سے پاکستانی فورسز نے رات گئے گھر سے سرگودھا یونیورسٹی کے طالب علم شمس بلوچ کو حراست میں لیکر لاپتہ کر دیا گیا تھا، جو بعد میں بازیاب ہو کر گھر پہنچا ہے۔						
24	مراد ولد عبدالکریم	دازن تمپ	تحصیل تمپ، ضلع کیچ	-	پاکستانی فورسز	12اگست 2023	16اگست کو بازیاب ہوا ہے۔
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے تحصیل تمپ دازن سے پاکستانی فورسز نے مراد ولد عبدالکریم کو گھر سے حراست میں لیکر جبری گمشدگی کا شکار بنایا۔۔						
25	فضل یعقوب	مولہ، خضدار	ضلع خضدار	طالب علم	پاکستانی فورسز	15اگست 2023	16اگست 2023کو بازیاب ہوا ہے
	بلوچستان کے ضلع خضدار کے علاقے مولہ سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں طلبار ہنما فضل یعقوب کو رات گئے گھر سے حراست میں لینے کے بعد لاپتہ کر دیا گیا، جنکی بازیابی کیلئے لواحقین نے کراچی ٹو کوئٹہ جانے والی شاہراہ کو بند کر دیا گیا تھا، جو دو دن بعد بازیاب ہو کر گھر پہنچ گیا۔						
26 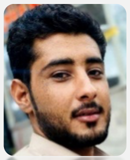	قمبر بلوچ ولد محمد کریم	کوئٹہ	کولواہ، ضلع آواران	طالب علم	پاکستانی فورسز	14اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں انٹر میڈیٹ کا طالب علم قمبر بلوچ حراست کے بعد جبری لاپتہ کر دیا گیا، جو تاحال جبرا لاپتہ ہے۔						

نمبر	نام،ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
27	کامران بلوچ ولد سومار بلوچ	خضدار	ضلع خضدار	طالب علم	پاکستانی فورسز	14اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع خضدار سے کامران بلوچ پاکستانی فورسز کے ہاتھوں حراست بعد جبری لاپتہ ہوئے،جو تاحال جبرا لاپتہ ہے۔						
28	شیر جان ولد لیاقت امین	آبسر تربت	ضلع کیچ	طالب علم	پاکستانی فورسز	11اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے۔
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے تربت آبسر سے طالب علم لیاقت اسلم پاکستانی فورسز کے ہاتھوں جبرا لاپتہ ہوئے،جو تاحال لاپتہ ہے۔						
29	داد شاہ ولد صبر خان	ماریپور کراچی	گریشہ، ضلع خضدار	طالب علم	پاکستانی فورسز	11اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے۔
	صوبہ سندھ کے مرکزی شہر کراچی کے بلوچ آبادی علاقے ماریپور سے فورسز نے بلوچستان کے ضلع خضدار کے علاقے گریشہ کے رہائشی داد شاہ ولد صبر خان کو گھر سے حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا،جنکا تاحال کوئی معلومات نہیں ہے						
30 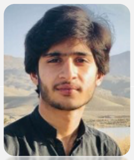	سید ابرار شاہ ولد سید فقیر شاہ	کواری روڈ کوئٹہ	ضلع خاران	طالب علم	پاکستانی فورسز	17اگست 2023	18اگست کو بازیاب ہوا ہے
	بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ سے پاکستانی فورسز نے انٹر میڈیٹ میڈیکل کے طالب علم سید ابرار شاہ کو کواری روڈ میں ان کے کمرے سے حراست میں لیا گیا، جنھیں ایک دن تک لاپتہ رکھنے کے بعد بازیاب کر دیا گیا۔						
31	نبی بخش ولد جان محمد	اے ون سٹی کوئٹہ	بالگتر، ضلع کیچ	طالب علم	پاکستانی فورسز	17اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ کے علاقے اے ون سٹی سے پاکستانی فورسز نے طالب علم نبی بخش کو کمرے سے حراست میں لیکر جبرا لاپتہ کر دیا گیا،جو تاحال جبرا لاپتہ ہے۔						

نمبر	نام،ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
32	حفیظ بلوچ	خاران شہر	ضلع خاران	دکاندار	----	17 اگست 2023	20 اگست 2023 کو بازیاب ہوا ہے
	بلوچستان کے ضلع خاران شہر سے مسلح افراد نے مشہور بزنس مین حفیظ بلوچ اغوا کیا تھا، جسکی بازیابی کیلئے اہلیان خاران نے شہر میں تمام کاروباری مراکز کو بند کرکے احتجاجی کیمپ لگایا، جنھیں دو دن بعد بازیاب کیا گیا۔						
33 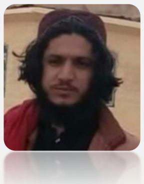	صمد ساسولی	خاران	ضلع خاران	طالب علم	پاکستانی فورسز	17اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے۔
	بلوچستان کے ضلع خاران سے پاکستانی فورسز نے صمد ساسولی کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کردیا گیا جو تاحال لاپتہ ہے۔						
34	محمد عیسیٰ ڈومکی ولد محمد ایوب ڈومکی	خاران	ضلع خاران	---	پاکستانی فورسز	14 اگست 2023	18اگست 2023کو بازیاب ہوا ہے
	بلوچستان کے ضلع خاران سے پاکستانی فورسز نے محمد عیسیٰ ڈومکی کو حراست میں لیکر لاپتہ کردیا گیا تھا، جو چند دنوں بعد بازیاب ہوکر گھر پہنچا ہے۔						
35	جعفر نواز ولد محمد نواز	کلی جمالدینی نوشکی	ضلع نوشکی	---	پاکستانی فورسز	14اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع نوشکی سے پاکستانی فورسز نے نوجوان جعفر نواز کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کردیا گیا، جو تاحال لاپتہ ہے۔						
36	آصف ولد عادل	نوشکی	ضلع نوشکی	--	پاکستانی فورسز	17اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع نوشکی سے پاکستانی فورسز نے آصف نامی نوجوان کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کردیا گیا، جو تاحال لاپتہ ہے۔						
37	نوید بلوچ	نیا آباد گوادر	ضلع گوادر	طالب علم	پاکستانی فورسز	15اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع گوادر کے مختلف علاقوں میں فورسز نے سرچ آپریشن کرکے متعدد لوگوں کو حراست میں لیکر کیمپ منتقل کیا، جن میں دو نوجوانوں کو جبری لاپتہ کردیا گیا تھا، جنکی شناخت نوید اور ظہیر احمد کے ناموں سے ہوئی ہیں۔						

نمبر	نام،ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
38	ظہیر احمد	نیا آباد گوادر	ضلع گوادر	طالب علم	پاکستانی فورسز	15اگست2023	16اگست کوبازیاب ہوا ہے
	بلوچستان کے ضلع گوادر کے مختلف علاقوں میں فورسز نے سرچ آپریشن کرکے متعدد لوگوں کو حراست میں لیکر کیمپ منتقل کیا، جن میں دو نوجوانوں کو جبری لاپتہ کردیا گیا تھا، جنکی شناخت نوید اور ظہیر احمد کے ناموں سے ہوئی ہیں۔						
39	زمان بلوچ ولد علی نواز	کراچی	لیاری سنگولین کراچی	فٹبالر	پاکستانی فورسز	15اگست2023	تاحال لاپتہ ہے
	صوبہ سندھ کے مرکزی شہر کراچی کے علاقے لیاری سے فورسز نے ایک نوجوان زمان بلوچ کو حراست میں لیکر نامعلوم مقام منتقل کردیا گیا، جس کا تاحال پتہ نہیں ہے۔						
40 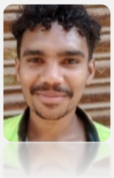	شعیب علی ولد غلام علی بابا	سنگولین لیاری	لیاری سنگولین کراچی	مزدور	پاکستانی فورسز	17اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	صوبہ سندھ کے مرکزی شہر کراچی کے علاقے لیاری سنگولین سے رات گئے فورسز نے شعیب علی کو گھر سے حراست میں لیکر جبری لاپتہ کردیا گیا، جن کا تاحال کوئی پتہ نہیں ہے۔						
41	حق نواز	کلی مینگل نوشکی	ضلع نوشکی	--	پاکستانی فورسز	19اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع نوشکی کے علاقے کلی مینگل سے پاکستانی فورسز نے 5افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کردیا گیا۔ جنکی شناخت حق نواز، حامد بلوچ، جعفر بلوچ، عمر بلوچ اور یاسین بلوچ کے ناموں سے ہوئی ہیں،						
42	جعفر بلوچ	کلی مینگل نوشکی	ضلع نوشکی		پاکستانی فورسز	19اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع نوشکی کے علاقے کلی مینگل سے پاکستانی فورسز نے 5افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کردیا گیا۔ جنکی شناخت حق نواز، حامد بلوچ، جعفر بلوچ، عمر بلوچ اور یاسین بلوچ کے ناموں سے ہوئی ہیں،						
43	عمر بلوچ	کلی مینگل نوشکی	ضلع نوشکی		پاکستانی فورسز	19اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع نوشکی کے علاقے کلی مینگل سے پاکستانی فورسز نے 5افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کردیا گیا۔ جنکی شناخت حق نواز، حامد بلوچ، جعفر بلوچ، عمر بلوچ اور یاسین بلوچ کے ناموں سے ہوئی ہیں،						

نمبر	نام،ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
44	حامد بلوچ	کلی مینگل نوشکی	ضلع نوشکی		پاکستانی فورسز	19اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع نوشکی کے علاقے کلی مینگل سے پاکستانی فورسز نے 5افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا۔جنکی شناخت حق نواز،حامد بلوچ، جعفر بلوچ،عمر بلوچ اور یاسین بلوچ کے ناموں سے ہوئی ہیں،						
45	یاسین بلوچ	کلی مینگل نوشکی	ضلع نوشکی		پاکستانی فورسز	19اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع نوشکی کے علاقے کلی مینگل سے پاکستانی فورسز نے 5افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا۔جنکی شناخت حق نواز،حامد بلوچ، جعفر بلوچ،عمر بلوچ اور یاسین بلوچ کے ناموں سے ہوئی ہیں،						
46 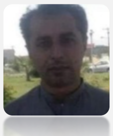	نعیم حاصل ولد حاصل خان	لیاری مولاجٹ، کراچی	کلاھوتمپ، ضلع کیچ	--	پاکستانی فورسز	20اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	صوبہ سندھ کے مرکزی شہر کراچی کے علاقے لیاری سے پاکستانی فورسز نے ضلع کیچ کے رہائشی نعیم حاصل کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، جو تاحال لاپتہ ہے۔						
47	حفیظ رند ولد عبد الامین	سنگین،خضدار	ضلع خضدار	طالب علم	پاکستانی فورسز	18اگست 2023	27اگست 2023 کو بازیاب ہوا ہے۔
	بلوچستان کے ضلع خضدار کے علاقے زہری سنگین سے پاکستانی فورسز نے تین افراد کو حراست میں لیکر کیمپ منتقل کر دیا گیا، جنکی شناخت رضاجتک اور ان کا بیٹا منان جتک سمیت حفیظ رند کے ناموں سے ہوئی ہیں، چند گھنٹوں بعد رضاجتک اور ان کے بیٹے منان جتک رہا ہوئے۔ جبکہ حفیظ بلوچ کو شدید زہنی اور جسمانی تشدد کے بعد 27 اگست کو رہا کر دیا گیا ہے۔						
48	ڈاکٹر رفیق ولد مراد	صدر، کراچی	شئے کہن، ضلع کیچ	ڈاکٹر	پاکستانی فورسز	11اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	صوبہ سندھ کے مرکزی شہر کراچی کے علاقے صدر سے فورسز نے ضلع کیچ کے رہائشی ڈاکٹر رفیق احمد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا۔						

نمبر	نام،ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
49 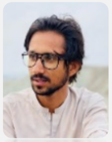	مہراج اسلم ولد محمد اسلم	کراچی	تحصیل پسنی، ضلع گوادر	طالب علم	پاکستانی فورسز	1جون2023	22اگست 2023کو بازیاب ہوا ہے
	صوبہ سندھ کے مرکزی شہر کراچی سے جبری لاپتہ ہونے والا طالب علم مہراج اسلم 22اگست کو بازیاب ہو کر گھر پہنچا ہے۔						
50	نیک بخت ولد فدا احمد	شمبے اسماعیل وارڈ، گوادر	نودز تربت، ضلع کیچ	طالب علم	پاکستانی فورسز	24اگست2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ساحلی شہر ضلع گوادر کے علاقے شمبے اسماعیل وارڈ سے پاکستانی فورسز نے ایک نوجوان نیک بخت ولد فدا احمد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا۔						
51	ظہیر احمد ولد لشکران	سول ہسپتال تربت	نلی بالگتر، ضلع کیچ	طالب علم	پاکستانی فورسز	22اگست2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے مرکزی شہر تربت سے پاکستانی فورسز نے دو بھائیوں سمیت ایک ہی خاندان کے 7افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، جن کے شناخت ظہیر احمد، پیر جان، عادل عصا، شاہجان، احمد اور شوکت کے ناموں سے ہوئی ہیں۔						
52	پیر جان ولد لشکران	سول ہسپتال تربت	نلی بالگتر، ضلع کیچ		پاکستانی فورسز	22اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے مرکزی شہر تربت سے پاکستانی فورسز نے دو بھائیوں سمیت ایک ہی خاندان کے 7افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، جن کے شناخت ظہیر احمد، پیر جان، عادل عصا، شاہجان، احمد اور شوکت کے ناموں سے ہوئی ہیں۔						
53	عادل عصا ولد عصا خان	تربت شہر	نلی بالگتر، ضلع کیچ	طالب علم	پاکستانی فورسز	22اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے مرکزی شہر تربت سے پاکستانی فورسز نے دو بھائیوں سمیت ایک ہی خاندان کے 7افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، جن کے شناخت ظہیر احمد، پیر جان، عادل عصا، شاہجان، احمد اور شوکت کے ناموں سے ہوئی ہیں۔						

نمبر	نام،ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
54 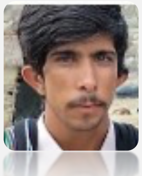	شاہجان ولد عطا	تربت شہر	نلی بالگتر، ضلع کیچ	--	پاکستانی فورسز	22اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے مرکزی شہر تربت سے پاکستانی فورسز نے دو بھائیوں سمیت ایک ہی خاندان کے 7افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، جن کے شناخت ظہیر احمد، پیر جان، عادل عصا، شاہجان، احمد اور شوکت کے ناموں سے ہوئی ہیں۔						
55	احمد ولد شکر اللہ	تربت شہر	نلی بالگتر، ضلع کیچ	طالب علم	پاکستانی فورسز	22 اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے مرکزی شہر تربت سے پاکستانی فورسز نے دو بھائیوں سمیت ایک ہی خاندان کے 5افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، جن کے شناخت ظہیر احمد، پیر جان، عادل عصا، شاہجان، احمد اور شوکت کے ناموں سے ہوئی ہیں۔						
56	شوکت ولد لیواری	تربت شہر	نلی بالگتر، ضلع کیچ	---	پاکستانی فورسز	22اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے مرکزی شہر تربت سے پاکستانی فورسز نے دو بھائیوں سمیت ایک ہی خاندان کے 7افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، جن کے شناخت ظہیر احمد، پیر جان، عادل عصا، شاہجان، احمد اور شوکت کے ناموں سے ہوئی ہیں۔						
57	**نبی داد ولد لیواری**	تربت شہر	نلی بالگتر، ضلع کیچ	--	پاکستانی فورسز	**22اگست 2023**	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے مرکزی شہر تربت سے پاکستانی فورسز نے دو بھائیوں سمیت ایک ہی خاندان کے 7افراد کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، جن کے شناخت ظہیر احمد، پیر جان، عادل عصا، شاہجان، احمد اور شوکت کے ناموں سے ہوئی ہیں۔						
58	اعجاز احمد ولد میر احمد	منگچر	تحصیل منگچر، ضلع قلات	طالب علم	پاکستانی فورسز	23اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے قلات کے تحصیل منگچر میں رات دو بجے کے قریب پاکستانی فورسز نے چھاپہ مار کر اعجاز احمد کو گھر سے حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، ان کے بھائی کا کہنا ہے کہ اس سے قبل اعجاز جبری گمشدگی کا شکار رہا ہے۔						
59	حضرت عمر ناصر	اسلام آباد	ضلع کوئٹہ	طالب علم	پاکستانی فورسز	25اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع کوئٹہ کے رہائشی انجنئیر حضرت عمر ناصر سی ڈی اے اسلام آباد سے فیض آباد کی طرف آتے ہوئے راستے سے جبری لاپتہ ہوا ہے۔						

نمبر	نام،ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
60	دادرحیم ولد الیاس	کہن پشت تربت	ضلع کیچ	مزدور	پاکستانی فورسز	23اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے کہن پشت کوشقلات تربت سے پاکستانی فورسز نے دادرحیم ولد الیاس کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، جو بارڈر پر تیل برادری کے کام سے منسلک ہے۔						
61	حمل صبا	پیراندر آواران	ضلع آواران	سماجی کارکن	پاکستانی فورسز	28جون 2023	15اگست 2023کو بازیاب ہوا ہے
	بلوچستان کے ضلع آواران سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں سماجی کارکن حمل صبا 28جون 2023کو حراست بعد جبری لاپتہ کر دیا گیا تھا، جو 15اگست کو بازیاب ہو کر گھر پہنچا ہے۔						
62	لیاقت ولد بوہیر	تربت شہر	بلور کولواہ، ضلع کیچ	طالب علم	پاکستانی فورسز	25اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع کیچ کے مرکزی شہر تربت میں عطاشاد ڈگری کالج کے طالب علم لیاقت بوہیر لاپتہ ہوئے۔						
63	یحییٰ بلوچ	کوئٹہ	-	طالب علم	پاکستانی فورسز	12اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ سے پاکستانی فورسز طالب علم یحییٰ بلوچ کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا، جن کا تاحال کوئی معلومات موصول نہیں ہوا ہے۔						
64	امان اللہ زہری ولد در محمد زہری	انجیرہ زہری	زہری، ضلع خضدار	سرکاری ملازم	پاکستانی فورسز	27اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع خضدار کے علاقے انجیرہ سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں محکمہ صحت کا ملازم امان اللہ زہری حراست بعد جبری لاپتہ ہوئے۔						
65	سجاد علی ولد عزت علی	کلی خان نیچاری بڑو قمبرانی روڈ کوئٹہ	ضلع کوئٹہ	----	پاکستانی فورسز	26اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ کے علاقے کلی نیچاری قمبرانی روڈ کوئٹہ بمقابل پیچی بیگ تھانہ کے قریب سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں دو افراد جبری لاپتہ ہوئے، جنکی شناخت سجاد علی اور محمد یوسف کے ناموں سے ہوئی ہیں۔						

نمبر	نام، ولدیت	گمشدگی کا مقام	پتہ	پیشہ	جبری گمشدگی کا زمہدار	گمشدگی کی تاریخ	رہائی کی صورت
66	محمد یوسف ولد محمد بخش	کلی خان نیچاری بڑو قمبرانی روڈ کوئٹہ	ضلع کوئٹہ	-----	پاکستانی فورسز	26اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ کے علاقے کلی نیچاری قمبرانی روڈ کوئٹہ بمقابل بیچی بیگ تھانہ کے قریب سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں دو افراد جبری لاپتہ ہوئے، جنکی شناخت سجاد علی اور محمد یوسف کے ناموں سے ہوئی ہیں۔						
67	میران خان	ایریا جھالاوان کمپلکیس خضدار	ضلع خضدار	طالب علم	پاکستانی فورسز	26اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ضلع خضدار کے علاقے جھالاوان کمپلیکس ایریا سے فورسز نے میران خان نامی نوجوان کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا۔						
68	رشید احمد ولد حبیب	ظہور شاہ وارڈ گوادر	ضلع گوادر	طالب علم	پاکستانی فورسز	28اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے ساحلی شہر گوادر کے علاقے ظہور شاہ وارڈ سے پاکستانی فورسز نے رشید احمد ولد حبیب کو حراست میں لیکر جبری لاپتہ کر دیا گیا۔						
69 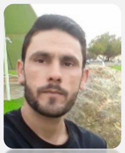	محمد حسن ولد محمد اکرم بنگلزئی	منیر روڈ سریاب	ضلع کوئٹہ	---	پاکستانی فورسز	28اگست 2023	تاحال لاپتہ ہے
	بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ سے پاکستانی فورسز نے نوجوان منیر احمد کو حراست میں لینے کے بعد جبری گمشدگی کا شکار بنایا۔						
70	نور خاتون دختر سفر خان مری	یونائیٹیڈ ہوٹل کوئٹہ	بدر ضلع سبی	گھریلو خاتون	پاکستانی فورسز	28اگست 2023	2 ستمبر کو بازیاب ہوا
	بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ میں یونائیٹیڈ ہوٹل سے پاکستانی فورسز نے ایک 30 سال کا خاتون نور خاتون کو ان کے دو بچوں بانڑی اور عبد الغفار کے ساتھ حراست میں لیکر نامعلوم مقام منتقل کیا، جن کا تاحال کوئی معلومات نہیں دیا جارہا ہے۔						
71	بانڑی دختر نور خاتون	یونائیٹیڈ ہوٹل کوئٹہ	بدر ضلع سبی	---	پاکستانی فورسز	28اگست 2023	2 ستمبر کو بازیاب ہوا
	بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ میں یونائیٹیڈ ہوٹل سے پاکستانی فورسز نے ایک 30 سال کا خاتون نور خاتون کو ان کے دو بچوں بانڑی اور عبد الغفار کے ساتھ حراست میں لیکر نامعلوم مقام منتقل کیا، جن کا تاحال کوئی معلومات نہیں دیا جارہا ہے۔						

<table>
<tr><th>نمبر</th><th>نام،ولدیت</th><th>گمشدگی کا مقام</th><th>پتہ</th><th>پیشہ</th><th>جبری گمشدگی کا زمہدار</th><th>گمشدگی کی تاریخ</th><th>رہائی کی صورت</th></tr>
<tr><td rowspan="2">72
 </td><td>عبدالغفار فرزند نور خاتون</td><td>یونائیٹیڈ ہوٹل کوئٹہ</td><td>بدر ضلع سبی</td><td></td><td>پاکستانی فورسز</td><td>28اگست 2023</td><td>2 ستمبر کو بازیاب ہوا</td></tr>
<tr><td colspan="7">بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ میں یونائیٹیڈ ہوٹل سے پاکستانی فورسز نے ایک 30 سال کا خاتون نور خاتون کو ان کے دو بچوں بانٹری اور عبدالغفار کے ساتھ حراست میں لیکر نامعلوم مقام منتقل کیا، جن کا تاحال کوئی معلومات نہیں دیا جارہا ہے۔</td></tr>
<tr><td rowspan="2">73
 </td><td>عمران ولد محمد حنیف</td><td>بلدیہ ٹاؤن کراچی</td><td>ماریپور دلپل آباد، کراچی</td><td>---</td><td>پاکستانی فورسز</td><td>11 مئی 2022</td><td>30اگست 2023 کو بازیاب ہوا ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="7">صوبہ سندھ کے مرکزی شہر کراچی کے علاقے بلدیہ ٹاؤن سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں 11 مئی 2022 کو حراست بعد جبری لاپتہ ہونے والا نوجوان عمران ولد محمد حنیف 30اگست کو بازیاب ہوکر گھر پہنچا ہے۔</td></tr>
<tr><td rowspan="2">74
 </td><td>غلام فاروق ولد محمد وارث</td><td>مستونگ</td><td>تحصیل زہری ضلع خضدار</td><td>مزدور</td><td>پاکستانی فورسز</td><td>27اکتوبر2022</td><td>31اگست 2023 کو لاش ملا ہے</td></tr>
<tr><td colspan="7">27اکتوبر 2022 کو ضلع مستونگ سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں جبری لاپتہ ہونے والا غلام فاروق ولد محمد وارث کی لاش 31 اگست 2023 کو کوئٹہ کے علاقے قمبرانی روڈ سے برامد ہوئی ہے۔یادرہے غلام فاروق کی جبری گمشدگی کو ادارہ پانک نے ماہ اکتوبر میں رپورٹ کرچکی ہے۔</td></tr>
</table>

ختم شد۔

PAANK
BALOCH HUMAN RIGHTS

PAANK

Contact: Hr@paank.org

PAANK